

امام مہدی عجل ابن خلد و ن کی نگاہ میں

<"xml encoding="UTF-8?">

جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ سب سے پہلا شخص جس نے امام مہدی کے بارے میں نقل کی گئیں احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے وہ ابن خلدون ہے اور نظریہ دیا کہ مہدی دراصل وہی حضرت عیسیٰ ہیں جو آخری زمانے میں آسمان سے نازل ہوں گے اور بعد میں اس سے متاثر ہو کر چند ایک دوسرے افراد نے بھی یہی عقیدہ اپنایا اور امام مہدی عجل کے ظہور کے عقیدہ کو صرف شیعوں کے من گھڑت عقیدے کے طور پر ذکر کیا حالانکہ بہت سی آیات اور روایات اس بات کی نفی کرتی ہیں اور واضح طور پر بتاتی ہیں کہ

اس امت کا مہدی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ علیہما السلام کی اولاد میں سے ہوں گے جیسے کہ عنقریب واضح ہو جائے گا اور خود اہل سنت کے بزرگ علماء نے ابن خلدون پر اعتراض کرتے ہوئے ابن خلدون کے اس نظریے کو اس کی ذاتی رائے سے تعبیر کیا ہے کہ جس کی مسلمانوں کے نزدیک کوئی اہمیت نہیں ہے کیونکہ

اولا۔۔ شیعہ کے تمام علماء اور اہل سنت کے اکثر علماء نے مہدویت کے بارے میں نقل کی گئیں احادیث کو صحیح اور متواتر مانا ہے پس ابن خلدون اپنے ایک نظریہ کی بنیاد پر کیسے تمام احادیث کو رد کر سکتا ہے

ثانیا۔۔ خود ابن خلدون نے کہا ہے ، جو احادیث محدثین نے بیان کی ہیں سوائے بہت کم کے باقی سب خدشہ دار ہیں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہی جو بہت کم ہیں وہی حجت اور اس عقیدے کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہیں

ثالثا۔۔ ایک اندازے کے مطابق شیعہ اور سنی کتابوں میں تقریباً 6 ہزار کے نزدیک مہدویت کے موضوع پر احادیث وارد ہوئی ہیں کیا سب احادیث کی ابن خلدون نے جانچ پڑتال کی ہے تا کہ مان لیں کہ سب چھ ہزار احادیث ضعیف ہیں اور ان کا کوئی اعتبار نہیں کیا جاسکتا ہے

رابعا۔۔ ابن خلدون ایک مورخ ہے نہ ایک رجالی تا کہ راویوں کی جرح و تعدیل میں صاحب نظر ہو اور ہم اس کی بات کو مان لیں یہ اصلاً عقلی نہیں ہے کہ ہم اسکی بات مان لیں جو ایک مضمون کا اسپیشلسٹ ہی نہیں ہے پس ابن خلدون کی بات بھی ایک مورخ کے قول کی سی حیثیت رکھتی ہے اس سے زیادہ نہیں

خامسا۔ خود بہت سے اہل سنت کے علماء نے ابن خلدون پر اعتراض کیا ہے اور اس بات کو اس کی ذاتی رائے قرار دی ہے جس کو تمام اہل سنت کی طرف نسبت دینا درست نہیں ۔

اہل سنت کے بہت بڑے عالم اور مفسر قرآن جلال الدین سیوطی اپنی کتاب،، العرف الوردی فی اخبار المہدی،،

میں لکھتے ہیں تمام مسلمان اس چیز پر عقیدہ رکھتے ہیں کہ آخری زمانے میں اہل بیت رسول میں سے ایک مرد ظہور کرے گا جو عدل و انصاف کا قیام کرے گا یہاں تک کہ کہتا ہے کہ یہ روایات متواتر ہیں اور محمد بن جعفر الکتانی کی کتاب ،، نظم المثنائر من الحدیث المتواتر ، ص ۱۴۴ سے ان بیس بزرگ اصحاب کا نام ذکر کرتا ہے کہ جن سے امام مہدی کے بارے احادیث نقل ہوئی ہیں ، العرف الوردی فی اخبار المہدی ، ص ۱۰۳

پھر اسی کتاب میں دوسرے صفحہ سے لے کر صفحہ چار تک جلال الدین سیوطی مختلف اہل سنت کے علماء کے نظریے ان کی کتابوں سے نقل کرتا ہے ہم قارئین کے لیے اس کی عین عبارت کو نقل کرتے ہیں

(۱) فی شرح الرسالة ،،، للشيخ جسوس ما نصه ،ورد خبر المهدي في احاديث ذكر السخاوي انها وصلت الى حد التواتر --- شيخ جسوس شرح الرسالة ميں لکھتے ہيں امام مہدی کے بارے ميں روايات ذکر ہوئی ہيں سخاوي نے کہا ہے کہ يہ روايات تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہيں کہ جس کے جھوٹے يا جعلی ہونے کا امکان نہيں اور انسان کو يقين حاصل ہو جاتا ہے کہ خود پيغمبر نے فرمايا ہے

(۲) فی شرح المواهب نقلا عن ابی الحسن الآبری فی ،، مناقب الشافعی ، قال تواتر الاخبار ان المهدی من هذه الامة و ان عیسی یصلی خلفه ذکر ذ لك ردا للحديث ابن ماجه عن انس ولا مهدی الا عیسی شرح المواهب میں ابوالحسن الآبری سے منقول ہے کہ امام مهدی کے بارے میں بیان کی گئیں روایات متواتر ہیں جو کہ بیان کرتی ہیں کہ مهدی اسی امت میں سے ہوگا اور حضرت عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور یہ بات اس لیے کہی ہے کہ اس حدیث کو رد کیا جا سکے جو ابن ماجہ نے انس سے نقل کی ہے کہ جس میں آیا ہے کہ مهدی وہی حضرت عیسیٰ ہیں (بعض اہل سنت کے علماء جیسے ابن خلدون ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ جو روایات میں امام مهدی کے ظہور کے بارے میں آیا ہے وہ حضرت عیسیٰ ہیں وہی مهدی ہیں اور اس پر دلیل وہ روایت لے کر آتے ہیں کہ جو ابن ماجہ نے انس سے نقل کی ہے کہ جس کو خود اہل سنت کے علماء بھی قبول نہیں کرتے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا)

(۳) فی مغانی الوفا بمعانی الاكتفاء قال الشيخ ابو الحسن الآبری قد تو اترت الاخبار و استفاضت بکثرة رواثها عن المصطفیٰ .. صل اللہ علیہ (وآلہ) وسلم۔ بمجیء المہدی ، وانه سيملك سبع سنين وانه يملأ الارض عدلا ...مغانی الوفا بمعانی الاكتفاء میں شیخ ابوالحسن الآبری سے نقل ہے کہ روایات تواتر کے ساتھ بتاتی ہیں اور مصطفیٰ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہت سے راویوں نے نقل کیا ہے کہ مہدی کا ظہور ہو گا اور سات سال حکومت کریں گے اور زمین کو عدل سے پر کر دیں گے

(٤) فى شرح عقيدته الشيخ محمد بن احمد السفارينى الحنبلى ، ما نصه ، وقد كثرت بخروجه الروايات حتى بلغت حدالتواتر المعنوى و شاع ذلك بين علماء السنة حتى عد من معتقداتهم ، ثم ذكر بعض الاحاديث الواردة فيه عن جماعة من الصحابة وقال بعد ها - روى عن ذكر من الصحابة من غير من ذكر منهم بروايات متعددة ، عن التابعين من بعدهم مما يفيد مجموعة العلم القطعى ، فالايمان بخروج المهدي واجب ، كما هو مقرر عند اهل العلم ، ومدون فى عقايد اهل السنة والجماعة---

شیخ محمد بن احمد سفارینی حنبلی نے شرح العقیدہ میں لکھا ہے کہ جس کی عبارت یہ ہے امام مہدی کے ظہور کے بارے میں اتنی زیادہ روایات نقل ہوئی ہیں کہ جو تواتر معنوی کی حد کو پہنچتی ہیں اور علماء اہل سنت کے درمیان اتنی عام ہیں حتیٰ کہ یہ اہل سنت کے عقاید میں شمار ہوتا ہے پھر سفارینی ان احادیث کو ذکر کرتا ہے کہ جو امام مہدی کے بارے میں بزرگ اصحاب سے نقل ہوئی ہیں ان احادیث کو نقل کرنے کے بعد کہتا ہے کہ جو احادیث صحابہ سے امام مہدی کے بارے میں نقل ہوئی ہیں وہ بہت زیادہ ہیں اور اسی طرح جو تابعین سے نقل ہوئی ہیں یہ سب علم قطعی اور یقین پیدا کرنے کے لیے کافی ہیں پس مہدی کے ظہور پر ایمان رکھنا واجب ہے جس طرح کہ اہل علم کے نزدیک یہ ثابت ہے اور اہل سنت والجماعۃ کی عقاید کی کتابوں میں یہ بات لکھی جاچکی ہے اور بیان کی جاچکی ہے۔ (العرف الوردی فی اخبار المہدی، جلال الدین سیوطی، ص ۳)

پس سفارینی کے قول کے مطابق امام مہدی کے ظہور کا عقیدہ صرف شیعوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہے جیسا کہ بعض اہل سنت کے علماء نے شیعوں کی طرف نسبت دیتے ہوئے کہا کہ یہ صرف شیعوں کا من گھڑت عقیدہ ہے حالانکہ منصف مزاج مسلمانوں کے لیے واضح ہو گیا ہے کہ مہدی کے ظہور کا عقیدہ صرف شیعہ مذہب کا نہیں بلکہ اسلام کی تعلیمات کا حصہ ہے اور یہ ایک ایسی مسلمہ حقیقت ہے جس کا کوئی مسلمان انکار نہیں کر سکتا البتہ مذہب شیعہ ہی وہ مذہب ہے جس نے مہدویت کو دنیا میں متعارف کروایا ہے اور امام مہدی کے ظہور کے تمام خدوخال کو وضاحت کے ساتھ خود معصومین علیہم السلام نے اور شیعہ علماء نے طول تاریخ میں بیان کیے ہیں۔